

حضرت داتا گنج بخش
رحمۃ اللہ علیہ

اور

دُرود تاج شریف



ترتیب

خلیل احمد رانا

دار الفیض کتب خانہ بخش، لاہور

صداء منزل گلی نمبر ۱۰ بلال گنج ۰ لاہور

بدائے ایصال ثواب

حکیم اہل سنت حکیم محمد موسیٰ امرتسری قدس سرہ

کتاب ----- حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ اور درو تاج
ترتیب ----- خلیل احمد رانا
کتابت درو تاج اور شجرہ ----- جناب صوفی خورشید عالم خورشید رقم
کتابت ----- محمد نعیم بھٹ
سن اشاعت ----- رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ وغریب ۱۹۹۳ء
تعداد اشاعت اول، دوم، ----- چھ ہزار
بار سوم ----- دو ہزار نومبر ۲۰۰۸ء
پروف ریڈنگ ----- میاں محمد ریاض ہمایوں سعیدی
بیرون جات کے حضرات دس روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔
حکیم اہل سنت حکیم محمد موسیٰ امرتسری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نویں سالانہ عرس بتاریخ
۷ نومبر ۲۰۰۸ء - ۱۳۳۹ھ تقسیم کی گئی۔

ملنے کے پتے

دار الفیض گنج بخش

☆ 55 - حکیم محمد موسیٰ روڈ (ریلوے روڈ، گوالمٹھی) حضرت لاہور

فون: 042.7671389

حکیم سلیم مرتضائی، مرتضائی دواخانہ، بالقابل جامع مسجد اسلامیہ کالج

سرگودھا روڈ - فصل آباد - فون: 041-763014

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

”دار الفیض گنج بخش لاہور“ میاں امام الاولیاء صوفی، جو پریمی رحمۃ اللہ علیہ

کا اجراء۔

اس سرائیکی دیکھ کر ایسے کتنے بڑے جینے (مضان بابک) ۱۴۱۳ھ لکھیا ہے۔ دار الفیض کتب اولیاء کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ
خصوصاً امام الاولیاء حضرت شیخ علی بن عثمان مجریس المعروف بروج گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات عام کرنے کا
قرضہ ادا کر کے گارا ان شاء اللہ تعالیٰ
فقیر زبیر احمد ضیائی، حکیم اہل سنت حکیم محمد موسیٰ امرتسری رحمۃ اللہ تعالیٰ کا مرثون ہے جن کے فیض پر صحبت نے
اشاعت کتب کا خوب چرچا کیا، اور جو مکتبہ کرام کے فیض و بکات علم ان کا کھنڈ چلنے میں شپ و روز مصروف رہتے ہیں۔
درو تاج شریف میں جناب مولانا قاری محمد شمس الدین صاحب ریاضی پائلیں روزہ قاری کلاس مصطفیٰ
آباد لاہور نے بطلانی اُردو ادا و اصوات مولیٰ (دعویٰ سے) کا اشتہا حضرت کے لیے، عبارت تحریر فرمائی فقیر
اُن کا مرثون ہے۔

جناب محمد ریاض ہمایوں سعیدی کا بھی مرثون ہوں، جو کتابت اور طباعت کے تمام مواقع پر معاونت
برلوم جناب خلیل احمد رانا صاحب نے جس مخلصانہ جذبہ کے تحت یہ کتابچہ لکھا ہے۔ وہ قابلِ حمد
منازل ہے اور اس کے مطالعے سے قاری سب استعداد فیض یاب ہو گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔
مرثون حضور داتا گنج بخش قدس سرہ کی تحصیل مقام سے تشریف کریں گے جیسے دار الفیض گنج بخش ہادی طرف
سے شائع کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

فقیر میاں زبیر احمد قادری ضیائی

گڈانے کوٹھے علی حجویری

داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ لاہور



حضرت گنج بخش

امام الاولیاء سلطان الانصاف حضرت شیخ علی ہجویری معروف بہ داتا گنج بخش لاہوری
قدس سرہ العزیز اس قدسی گروہ کے سرخیل ہیں جو امام رسل ہادی بل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وبارک وسلم کی کمال محبت و متابعت سے ولایت کے ارفع و اعلیٰ مقام اور بلند مرتبہ پر فائز
ہو کر خلافت الہیہ اور حضرت پیدائیا علیہ السلام کی نیابت کبریٰ کے منصب علیہ پر متمکن ہوئے
ہیں اور چونکہ انہوں نے اپنے آپ کو محبوب خدا کی محبت میں فنا کر دیا ہوتا ہے انہیں بھی
مقام محبوبیت عطا ہوتا ہے اور زمین پر خلیفہ اللہ اور ظہر اللہ اور خدا اور نائب محبوب خدا ہوتے
ہیں لہذا

- ۱۔ ان کی ظاہری زندگی میں بے پناہ فیض رشد و ہدایت جاری ہوتا ہے۔
- ۲۔ برزخی زندگی میں قاسم فیوض و برکات ہوتے ہیں اور ان کا روحانی فیض عوام خواص
کے لیے یکساں ہوتا ہے۔

۳۔ ان کی تعلیمات و ارشادات طابان راہ خدا کے لیے مرشد طریق کی حیثیت رکھتے ہیں اور
مرتبہ و استعداد کے لوگ اپنی اپنی حیثیت اور ظرف کے مطابق ان سے مستفید ہوتے ہیں

ہیں چنانچہ یہ عطائے الہی و فیض سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ نے
۱۔ اپنی حیات مبارکہ میں کفرستان ہند میں اسلام کا پرچم اٹھایا اور اپنی روحانی قوت اور نظر
کیساتھ ان کے ذریعے بے شمار کم کشندگان باویہ کفر و ضلالت کو صراطِ مستقیم پر گامزن کیا اور ایسے
میںوں کو نور اسلام سے مشور فرمایا۔

۲۔ بعد وصال حضرت شیخ کا مزار پر انوار فیض رسان عالم اور منبع روحانیت و طہانیت
نام فقیر تھیں داتا ہجویر جہاں دی ہیروے ہو
۳۔ ان کے ارشادات و افاضات عالیہ رکشت محبوب بہلست خود مرشد کمال کی حیثیت
رکھتے ہیں۔

غرض کہ ایسی محبوبیت و مقبولیت اُمت محمدیہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بہت کم اولیاء کرام
کو حاصل ہوتی ہے۔

ایں سعادت بزرگ از نیست

تا نہ بخند خدا سے بخشندہ

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے بعد جتنے عظیم المرتبت صوفیاء یہاں آئے
مثلاً خواجہ عین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ حضرت
شرف الدین یحییٰ قلیدر رحمۃ اللہ علیہ بعض دیگر بزرگ حضرات انہوں نے پہلے حضرت
داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر حاضری دی، یہاں سے روحانی فیض حاصل
کیا اور پھر آگے بڑھے۔

ہر مرغ کو پر زد بہ تن سے اسیری

اول بے شک کی کرد طواف نفس

ترجمہ - ہر پرندہ جو اسیر ہونے کی خواہش سے کے اڑا، اس نے نیک نگوں کی خاطر پہلے ہمارے
نفس کا طواف کیا۔

آپ کے بارہ میں یہ مشہور شعر جو ہر خاص و عام کی زبان پر ہے، حضرت خواجہ محمد تقی
پشتی حمیری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہے، حضرت داود صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے فیض
پانے کے بعد انہوں نے اس شعر کے ذریعے اپنی پاس گزارشی کا اظہار کیا تھا۔

گنج بخش فیض عالم ظہر نور شد

ناقصال را پذیر کامل کا طواف لڑنا

مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک (واقع قریب شہر ترکی) کے باہر مندرجہ

ذیل شعر رقم ہے۔

کعبہ عشاق باشد این مقام

ہر کس این با نام آمد شد مقام

ترجمہ - یہ مقام عاشقان الہی کے لیے کعبہ کی مانند ہے، جو یہاں تکمیل آتا ہے وہ مکمل
ہو کے جاتا ہے۔

حضرت داود صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک کی فضا میں ”روحانیت“ اس طرح
بسی ہوتی ہے جیسے موسم بہار میں باغ جناح لاہور (جگہ باغ جناح ٹیلی) کی فضا میں خوشبو،
بلکہ یہاں تو ہر وقت ہی بہار رہتی ہے۔

یہاں پہلے کاظم قرعہ جبریت دروازہ فرما سے وقت لاہور شمار ۱۴ اکتوبر ۱۹۹۸ء ۳۔

بعض لوگ آپ کو تیر علی ہجویری تو کہتے ہیں مگر آپ کا مشہور نام داتا گنج بخش

سے اتر اڑ کر تے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ ایسا کہنا شرک ہے۔ حالانکہ بہت سے ایسے الفاظ

ہیں جن کا اطلاق اللہ کے علاوہ کسی اور پر کرنے سے شرک ہوتا ہے مگر اترات دن ان کا اطلاق
اپنے اوپر کرتے ہیں مثلاً لفظ ”مالک“ کو یہی جیسے جب ان کے مکان کے متعلق پوچھا جائے کہ

اس کا مالک کون ہے، تو جھٹ کہہ دیتے ہیں کہ اس مکان کا مالک میں ہوں، اس
دکان، جائیداد کا مالک میں ہوں، حالانکہ ہر چیز کا مالک تو اللہ تعالیٰ ہے۔

داتا کے لفظی معنی ”دینے والا“ یا ”بخشنے والا“ ہیں اور گنج بخش سے مراد خزانے لٹانے والا ہے۔

قطب التین ایک رحمۃ اللہ علیہ کو اس کی سخاوت کے باعث ”لکھ داتا“ کہتے تھے۔

تاریخ محیطی تبہم دار العلوم دیوبند نے اپنی کتاب عالم برزخ میں حضرت سید

علی ہجویری علیہ الرحمۃ کے لیے ”داتا گنج بخش“ کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔

مولوی محمد صیب الرحمن مای میوانی (دیوبندی) نے اپنی کتاب ”مذکرہ صوفیائے میوات“

(جو کہ مشہور مصنف دیوبندی مولوی نفیس بخشینی کی تائید اور پیش لفظ کے ساتھ لاہور سے شائع

ہوئی ہے) میں علاقہ میوات کے قصبہ تمہین (ضلع گوجرانوہ) کے گاؤں کھیرٹی کے ایک بزرگ

”داتا گنج بخش“ کا ذکر کیا ہے اور اپنی کتاب میں انہیں دس مرتبہ ”داتا“ لکھا ہے۔

ولادت باسعادت :- حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سن ۶۸۰ھ

میں ہوئی۔

مولد و وطن :- آپ خود فرماتے ہیں علی بن عثمان بن علی الحلی فی الغزالی ثم الجویری۔

تاریخ محیطی تبہم دار العلوم دیوبند نے ”مذکرہ صوفیائے میوات“ مطبوعہ مکتبہ مدنیہ لاہور ص ۲۵۔

مولوی محمد صیب الرحمن مای میوانی ”مذکرہ صوفیائے میوات“ مطبوعہ مکتبہ مدنیہ لاہور ص ۱۴۰۔

دارالحکومت ہے، حضرت غزنی کے رہنے والے تھے، جلالپور غزنی (افغانستان) کے حملوں میں سے دو حملے ہیں، پہلے جلالپور میں قیام پذیر تھے، پھر جہوزہ شیش بھگے، آپ کے والد ماجد کی قبر غزنی میں ہے۔

حقیقی المذہب :- حضرت داماد صاحب رحمۃ اللہ علیہ حنفی المذہب تھے، منیہ امام اعظم ابو یوسف رضی اللہ عنہ سے خاص عقیدت رکھتے تھے اور ان کے مقلد تھے۔

لاہور تشریف آوری :- تذکرہ نگاروں کے بیان کے مطابق آپ لاہور ۳۳۱ھ یا ۴۵ھ میں تشریف لائے، ایک روایت یہ بھی ہے کہ آپ ۴۶۰ھ میں دارو لاہور ہوئے۔

سال وصال شریف :- تذکرہ نگاروں کے مطابق آپ کا وصال شریف ۴۶۵ھ میں ہوا۔

حضرت داتا گنج بخش رحمہ اللہ علیہ کا عقیدہ

۱۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے دلوں کو جہان کی تدبیر کرنے والا بنایا ہے، انہیں یہ قوت بھی دی ہے کہ وہ سارے جہان کو دیکھتے ہیں، انہیں سارے جہان کا نگار مقرر کیا ہے، جہان کی مشکلات اور آسانیاں ان سے متعلق کر دی ہیں اور احکام عالم کو ان ہی ہمت اور مدد و توجہ سے دائرہ کر دیا ہے۔ (کنف الجوب ص ۲۳۵)

۲۔ یہاں تک کہ آسمان سے بارش ان کے قدموں کی برکت سے ہوتی ہے، زمین سے نہات، ان کے احوال کی صفائی سے آگتے ہیں اور کفار پر سلمان اور نیا اللہ کی ہمت و توجہ سے مدد حاصل کرتے ہیں۔ (کنف الجوب ص ۴۲) مطبوعہ عمر قد

۳۔ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کنف الجوب گیارہویں باب میں صفحہ ۱۹، ۱۹۹ پر حضرت ابو العباس القاسم بن مہدی السیاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”آپ نے اپنے باپ سے ترک میں بہت مل پایا، پھر آپ نے وہ سارے کا سارا مال و متاع دے کر کسی سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو ٹوٹے مبارک ماحل کر لیے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس عمل اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ٹوٹے مبارک کی برکتوں سے ایک کتب بھی توبہ نصیب فرمائی دوسرے آپ کو حضرت ابو بکر واسطی قدس سرہ کی محبت سے سرفراز فرمایا جب آپ دنیا سے رحلت فرمانے لگے تو وصیت فرمائی کہ ٹوٹے مبارک میرے منہ میں رکھ دیتے جاتیں، آج آپ کی قبر مبارک مرد میں مرجع خلافت اور امام خاص سب پر نماز و عبادت ہے، لوگ حاجتیں پانے کے لیے آپ کے دروازے پر جاتے اور وہاں سے مشکلات کا حل طلب کرتے ہیں۔ عبادت پوری بخشنے اور حل مشکلات میں آپ کی قبر انور محبوب ہے۔ واللہ اعلم۔“

ان عبارات سے صاف ظاہر ہے کہ بڑی بڑی ملک اہل سنت و جماعت ہی عارضین کاملین رحمہم اللہ تعالیٰ سے عقائد اور ملک و شرب میں موافقت و مطابقت رکھتے ہیں یہ بلو کھینے کہ قرآن حکیم کا بیان کہ وہ صراط مستقیم بھی یہی ہے، انصاف شرط ہے۔

کرامت حضرت داتا گنج بخش رحمہ اللہ علیہ بعد از وصال

پروفیسر محمد عثمان گورنٹ کالج لاہور نے ایک صفحہ ”تصرف اور اسلام“ میں لکھے ہیں کہ شیخ عبدالغفور جنہیں شیخ لاہور کہا جاتا ہے، اپنی تصنیف ”سبزہ بیگانہ“ میں اسے بہادر صلی اللہ

علامہ محمد سعید احمد نقشبندی بنیقت، شجرب، فوجہ مولیقت حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ بہادر لاہور ۱۲۱۱ھ/۱۹۹۰ء/۱۳۰۰ء

کے بیٹے ملتے بہادر رام سرن داس کا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ سن ۱۹۱۸ء کے دہائی غلزوا میں ان کے تینوں بیٹے اس مرض میں مبتلا ہو گئے، لاہور شہر کے بڑے بڑے ڈاکٹر علاج کے لیے بلاتے گئے مگر مرض روز بروز بڑھتا گیا حتیٰ کہ رام سرن داس بیٹوں کی زندگی سے مایوس ہوئے لگے، باقی قصہ راتے بہادر رام سرن داس کی زبان سے سنئے!

”ایک رات ہم سوئے ہوئے تھے کہ کمرے میں کچھ آہٹ ہوئی اور میری آنکھ کھل گئی کیا دیکھتا ہوں کہ سفید ریش بزرگ براق لباس پہننے ہوئے ایک ہاتھ میں عصا اور دوسرے میں تیسیرے بیٹے کو پاں داس کے پلنگ کے پاس کھڑے کچھ پھر رہے ہیں، انہیں دیکھ کر میں ہسم گیا اور چیخ کر کہا کہ آپ کون ہیں اور کیا کر رہے ہیں، انہوں نے میری بات سن کر ان سنی کدوی اور دعا پڑھتے میں مشغول رہے پھر وہ بزرگ میرے دوسرے بیٹے کو پام کی چار پائی کے قریب گئے اور وہاں بھی دُعا مانگی پھر تیسرے بیٹے کے پلنگ کے پاس جا کر بھی ایسا کیا اس کے بعد وہ بزرگ مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا لگے، میں تمہارا پڑوسی گج بخش ہوں مجھ سے تمہاری پریشانی دیکھی مگر اس لیے دُعا کرنے کیلئے خود آگیا ہوں اب گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کو شفا عطا کرے“

شیخ صاحب نے لکھا ہے کہ یہ قصہ راتے بہادر نے لاہور شہر کے حلیہ سلطان، ہندو، اور بکو اصحاب کو جمع کر کے سنایا اور پھر حضرت علی جویری کے مزار پر حاضر ہو کر نذرانہ پیش کیا اور وہ بار میں پہلی بار سبکی کا انتظام عمل میں لایا گیا، اور اس واقعہ پر شیخ عبد الشکور کا مختصر حصہ یوں ہے کہ لڑکھ اور میرزاؤں کے اس زمانے میں ایسی باتیں ناقابل قبول ہوں گی مگر غاصانِ خدا سے ایسی ایسی حیرت انگیز باتیں اکثر ظہور پذیر ہوا کرتی ہیں اور اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں۔

پروفیسر محمد عثمان لکھتے ہیں کہ اس واقعہ کے بیان کرنے والے خدا کے فضل سے زندہ ہیں اور ان کے علم فضل اور عقل و دانش کا اتنا شہر ہے کہ ان کی کہی ہوئی ہر بات کر دہیں کیا جا سکتا ہے

کشف المحجوب کی صداقت

غلام فرید کپلانہ (جھنگ صدر) اپنے ایک مضمون ”قدرت اللہ شہاب کی باتیں“ میں لکھتے ہیں کہ میں اس وقت شائع مسلم لیگ کا سبزل ریکڑی تھا اور شہاب صاحب سے ضلعی محلات کے سلسلے میں کاغذ بنگاہے ملاقات ہوتی رہتی تھی۔۔۔۔۔ ان کا قیام جھنگ صدر میں اگرچہ مختصر رہا لیکن ان کی یادیں آج تقریباً پچاس سال گزرنے کے بعد بھی لوگوں کے دلوں میں تازہ ہیں، چند سال قبل شائع ہونے والی ان کی آپ بیتی ”شہاب نامہ“ میں انہوں نے اپنے قیام جھنگ کا ذکر کسی تفصیل سے کیا ہے اور کئی ایک واقعات بیان کئے ہیں جو ان کو دہان پر قیام کے دوران پیش آتے مگر ایک واقعہ ایسا بھی ہے جس کا ذکر انہوں شہاب نامہ میں نہیں کیا لیکن یہ واقعہ بھی میری طرح ابھی کئی مقامی لوگوں کے ذہنوں میں محفوظ ہے یہ واقعہ شہاب صاحب نے خود ایک پارٹی میں سنایا تھا جو میں نے ان کے اعزائیں انجمن اڑھتیاں جھنگ کی طرف سے غلام ندی میں دی تھی، اب آگے آپ شہاب صاحب کی زبانی سنئے۔

جھنگ کے ڈی سی ہاؤس میں میں ایک رات کافی دیر تک حضرت سید علی

پروفیسر محمد عثمان، مضمون تصوف اور اسلام، روزنامہ جنگ لاہور شمارہ پیر ۱۲ شوال ۱۳۹۲ھ
نمبر اگست ۱۹۸۳ء ص ۲۔ نقوش لاہور نمبر بھی دیکھئے ص ۱۱۵۳۔

بحریری المعروف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف کشف المحجوب کا مطالعہ کرتا رہا جب میں اس مقام پر پہنچا جہاں حضرت علی بحریری نے یہ لکھا ہے کہ اولیائے کرام کی مختلف ولایات ہیں کوئی قطب ہے، کوئی ابدال ہے، کوئی اوتاد ہے اور یہ اولیائے کرام ہر زمانے اور ہر دور میں موجود ہوتے ہیں اور ان کو علاقے تفویض ہوتے ہیں جن کو کچھ حال اور حفاظت ان کے ذمہ ہوتی ہے، تو میں نے کتاب بند کر دی اور سوچ میں پڑ گیا، کافئی دیر تک یہی سوچتا رہا کہ اگر حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی یہ بات درست ہے تو پھر اس دور میں اولیائے کرام کی کچھ تعداد ضرور موجود ہوگی اور اگر موجود ہے تو مجھے تو یاد دہود کوشش و توجہ کے کبھی کسی سے ملاقات کا موقع نہیں ملا۔ میں یہی سوچتے سوچتے سو گیا۔

خواب میں دیکھا کہ جنگ سے مندرہ میل دور واقع تیسویں ہیڈ ریز کے دریاے چناب اور دریاے جہلم کا گھمبہ ہے، اسے مقام پکشتی میں سوار دیا کی سیر کر رہا ہوں، دریا میں اونچی اونچی لہریں اٹھ رہی ہیں، دیکھتے ہی دیکھتے ایک منہ زور لہر اٹھی اور میری کشتی سے آکر ٹکرائی جس سے کشتی اٹٹ باقی ہے اور میں دریا میں ڈوبنے لگا ہوں کچھ ایک ایک طرف سے کسی بزرگ کا ہاتھ نمودار ہوتا ہے اور مجھے بازو سے پکڑ کر کنارے پر ڈال دیتا ہے، عین اسی وقت میری آنکھ کھل جاتی ہے اور میں کافئی دیر تک پریشانی کے عالم میں جاگتا رہتا ہوں، اگلے روز جب میں اپنے دفتر میں بیٹھا روزانہ کی ڈاک دیکھ رہا ہوں تو ایک خط کی تحریر سے چونک رہا ہوں خط میں لکھا ہے کہ تم رات کو حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی حجر پڑھ کر بلا وجہ تک و شب میں مبتلا ہو گئے تھے تو جان لو کہ حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جو کچھ بیان کیا ہے وہ صرف بحرف صحیح ہے، ہر

دور میں اولیائے کرام کی ایک کثیر تعداد موجود ہو سکتی ہے اور یہ اس دور میں بھی موجود ہیں اور میں بھی ان میں سے ایک ہوں اور مجھے اس علاقہ کی زمindari پسند ہو سکتی ہے، جس طرح تم اس ضلع کے ڈپٹی کمشنر بننے کے لئے اس علاقہ کی حفاظت کے ذمہ دار ہو رہی تھیں میں بھی ذمہ دار ہوں رات کو خواب میں ڈوبنے سے میں نے ہی تمہیں بچایا تھا، میں تمہاری عدالت میں ایک نفع آج کا چک ہوں مگر شاید تم نے نہیں سمجھا، میں آئندہ چند روز میں پھر تمہاری عدالت میں آج کا مجھے بچانے کی کوشش کرنا، لہذا اگلے چند دن میں ذرا وقت شروع کئے سے تمہارے لئے کیا تانی انتہا کی اور تجھ سے اپنی نگاہیں دروازے پر مرکوز رکھنا اور ہر اندازے والے کو نہایت غور سے دیکھنا، تقریباً ایک ہفتہ بعد ڈاک کے ذریعے میرے ایک خط وصول ہوا وہی طرز تقریر تھی اور اس میں لکھا تھا کہ میں دوبارہ تمہارے دفتر میں آ گیا تھا مگر افسوس کہ تم نے مجھے نہیں پہچانا، اب ایک کام تمہارے سپرد کیا جاتا ہے جسے تم نے فرض سمجھ کر پورا کرنا ہے، منحوسہ پڑوسو، موضع احمد پور سیال میں غلام تار سخی اور غلام دن کو اتنے بچے ایک شادی جو رہی ہے، ڈوب رہا جس کی عمر تقریباً بیس سال ہے تمام دیندار ہے اور اولاد ہے انہوں کی تقریباً پندرہ سال ہے خیر مندر کے عزیز و اقارب لاہور میں کی تو ان کی کشتی کی ڈوبنے کی خبر کے بعد، ان کو اس شہر پہنچا دیا ہے اور اس نے اپنے دل میں عثمان لی ہے کہ میں روز بارات اس کے دروازے پر آئے گی وہ زہر کی پڑا کھا کر خود کشی کر لے گی، زہر کی پڑیا اس نے اپنے دوست کے ایک کوستے میں چھپا کر باندھ رکھی ہوگی، ثم عین اس موقع پر جب بارات دہلیں گے کہ کچھ جینے کی اپنے اقتیادار استعمال کرتے ہوئے سمجھا ماما ہے اور یہ شادی رکوا دینی ہے، بصورت دیگر خود کشی کے نتیجے میں اس بے قصور لڑکی کا خون تمہاری گردن پر ہوگا۔

شہاب صاحب کے بقول انہوں نے مقررہ دن اور وقت پر زمانہ پالیس کی حیثیت

میں جلسے وقوع پر چھاپہ مارا، بارات آپ کی تھی، شہاب صاحب کے حکم پر زمانہ پولیس نے دہن کے دوپٹے کی تلاشی لی تو اس کے پلوئیں نہر کی پڑیا بندھی ہوئی ملی، پولیس نے اس واقعہ کی رپورٹ باہر گزشتہ شہاب صاحب کو دی تھی جس کے بعد انہوں نے شادی کو وادی دہا میاں بنیہر دہن کی ڈولی کے بارائیوں کے ساتھ یاپس و ناکام واپس لوٹ گئے اور دہن کے والد اور عزیزوں نے شہاب صاحب کو دعائیں دیں۔

وہ پراسرار گناہم خطوط جو کہ شہاب صاحب کو ڈاک کے ذریعہ وصول ہوتے تھے تھے، ان پر بہرہنگ شہر کے ڈاک خانہ کی ہوتی تھی، اس لیے شہاب صاحب نے بھنگ شہر کے کچھ احباب کے علاوہ محمد شیر افضل جعفری مرحوم کے ذمہ یہ ڈیوٹی لگائی تو کئی کدہ اپنے اپنے علاقہ میں تلاش کریں تاکہ اس ان دیکھی جی کا کوئی سراغ مل سکے جو یہ خطوط ارسال کرتی تھی، بقول جعفری صاحب انہوں نے اپنے نہیں کافی جستجو کی مگر بلا سود۔

حضرت داتا گنج بخش علیہ السلام اور درود تاج

۱۹۹۳ء کو جناب میاں ذہیر احمد قادری ضیائی مدظلہ اہل سنت صدر مرکزی مجلس رضا لاہور نے راقم الحروف کو بتایا کہ ایک دن عجم اہل سنت عجم محمد موسیٰ دام قرقری چشتی قادری دست برکاتہم العالیہ (لاہور) نے فرمایا کہ ایک صاحب نظر کا کہنا ہے کہ درود تاج شریف کی تلاوت حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری قدس سرہ العزیز کو بہت پسند ہے، اس کی تلاوت سے آپ قادری کی طرف لوٹ جاتے ہیں، اور درود نہایت عجیبہ بھی پسند فرماتے ہیں رجوع اللہ تعالیٰ

۱۳ محرم الحرام ۱۴۱۲ھ ۲۰ لائی ۱۹۹۱ء، صفر ۲۰

درود تاج شریف کی برکات

جناب مونی محمد شید عالم صاحب محمد شید تسم خطاط جانشین خطاط الملک تاج الدین ذہیر تسم، بھنگ کا تباں لواری دروازہ لاہور فرماتے ہیں میاں ذہیر احمد قادری صاحب ایک درود درود تاج شریف کی کتابت کے لیے میرے پاس تشریف لائے درود تاج شریف کی برکات کے متعلق گفتگو ہو رہی تھی، اس ضمن میں میں نے کچھ تذکرہ کیا کہ میرے حضرت صاحب خواجہ غلام سدید الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ سجاد عثمانی معظم آباد شریف نے ایک روز فرمایا کہ ہمارا ایک نرہ کالا شاہ کا کو (شیشخو پورہ) میں مقیم تھا وہ درود تاج شریف کی تلاوت بڑی خوش الحانی سے کیا کرتا تھا، اس کے وصال کے بعد بہت سے لوگوں نے اس کی قبر سے درود تاج شریف کے پڑھنے کی آواز سنی، نیز جب کبھی حضرت ثانی خواجہ محمد حسین (میرے والد ماجد) رحمۃ اللہ علیہ کالا شاہ کا کو اس کے پاس جایا کرتے تھے تو وہ بلا اطلاع آپ کا سرک پراتھار کیا کرتا تھا اور یہ انشراح درود تاج کی برکات سے اُسے حاصل تھا۔

چند شبہات کا ازالہ

درود تاج شریف پر محمد جعفر شاہ پھلواری (کراچی) نے یہ اعتراض کیا تھا کہ اس درود میں لغوی اور لسانی غلطیاں ہیں جو کہ ایک غیر عربی بھی نہیں کر سکتا، ان کے یہ اعتراضات مسہلے پہلے ہمارا فاران کراچی، شمارہ جون، جولائی ۱۹۸۲ء میں شائع ہوئے، پھر ہفت روزہ اہل حدیث لاہور شمارہ ۱۷ اشوال ۱۳۸۲ء میں شائع ہوئے پھر یہ اعتراضات عام لوگوں تک پہنچانے کے لیے ایک پمناٹ کی صورت میں "ادبیہ تحقیقی نظر" کے نام سے کراچی

سے شائع کئے گئے، محققین کا خیال تھا کہ درود تاج پر ان اعتراضات کا جواب قیامت تک کوئی نہیں دے سکتا، مگر الحمد للہ ضیاء اسلام علامہ سید کاظمی امروہوی محدث رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۸۸ھ) ان تمام اعتراضات کا مستند مکمل و مدلل جواب دیا جو کہ کچھین کی تعداد میں تھے، حضرت کاظمی کریم علیہ الرحمہ کی یہ آخری تصنیف ہے، اس کا نام درود تاج پر اعتراضات کے جوابات ہے، کاظمی بی بی کی کثیرہ کچہری روڈ جامعہ انوار العلوم ملتان سے دستیاب ہے۔

مولوی حکیم محمد طہلین خواجہ دیوبندی ساکن موضع کرم علی والا تحصیل شجاع آباد ملتان نے اپنی کتاب "بیاض مدنی" جو کہ تعلیمات کی مشہور کتاب "شمس المعارف" از علامہ بونی کے آخر میں ضمیمہ کے طور پر دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر گرانہ کراچی سے شائع ہوئی ہے، اس میں ان کا کار علما دیوبند کے تعلیمات جمع کئے گئے ہیں، اس کے صفحہ ۶۲ پر لکھتے ہیں کہ مجھے ۶۹ جلدوں کی ۳۹ جلدیں ۱۳ اگست ۱۹۴۷ء بروز سوموار کو مولوی محمد عبدالرشید سلوکی شیخ عبادی (دیوبندی) نے درود تاج پڑھنے کی اجازت دی اور ان کو قاری محمد طہیب بہتم دارالعلوم دیوبند نے غلطی کے دور میں دورہ حدیث کے موقع پر اجازت دی اور ان کو مولوی ذوالفقار علی دیوبندی نے اور ان کو مولوی قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند نے اجازت دی۔

لیکن یہ بھی لکھا کہ درود تاج میں یہ الفاظ واقع البارہ والہاء والقط والارض والالہ بعد میں کسی نے شامل کر دیئے ہیں، اصلی درود تاج شریف میں نہیں ہیں، ان الفاظ کو پڑھیں۔

در اصل یہی الفاظ ہیں جو دیوبندی اور بابائی ذہن رکھنے والوں کو کانٹنے کی طرح چبھتے ہیں۔ لیکن ان جہلہ کو معلوم ہوتا چاہیے کہ کوئی مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مانع حق نہیں سمجھتا، مانع حق صرف اللہ تعالیٰ ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شخص وسیلہ ہونے کی حیثیت

سے مانع مجاہزی ہیں، وہ اس طرح کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دفع عذاب کا سبب ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا "وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ" (پس سورہ الانفال) یعنی آپ کے ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ لوگوں کو عذاب نہیں دے گا۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دفع عذاب کا وسیلہ ہیں۔ نیز فرمایا "وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ" (پس سورہ الانفال) یعنی اللہ تعالیٰ لوگوں کے استغفار کی وجہ سے بھی انہیں عذاب نہیں دے گا۔ استغفار بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا، اس لیے جب تک مؤمنین کا استغفار ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ برقرار ہے۔

۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل مدینہ منورہ کی مٹی بنام کے لیے شفا بن گئی۔

(الوقفا، ابن جوزی، جلد ۱، ص ۲۵۳۔ دوقا، جلد ۱، ص ۶۷)

۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل مدینہ منورہ کی آبِ ہوا اس کے فکر اور پھولوں میں برکت امدینہ منورہ کی بیاریاں ہیوڈ کی جیٹھ کی طرقت منتقل ہوئیں (بخاری شریف

جلد ۱، ص ۲۵۹)

۳۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پٹلی میں تلوار کا زخم ہوا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر تین مرتبہ پتھر کا قرآن کی حکایت پائی رہی۔ (بخاری جلد ۲، ص ۶۰۵۔ مشکوٰۃ ج ۱)

۴۔ حضرت عبداللہ بن علیک رضی اللہ عنہ کی پٹلی ٹوٹ گئی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی پٹلی پر ہاتھ مبارک پھیر دیا، حکایت جاتی رہی۔ (بخاری جلد ۲، ص ۵۷۷)

۵۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی مبارک کے دھون سے بیماروں کے لیے شفا حاصل کرتے۔ (مسلم شریف جلد ۲، ص ۱۹۰)

۶۔ مزید تفصیلات کے لیے دیکھئے الاسی والنعلی از امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ۔

۴۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا سے قحط دفع ہوا اور خشک سالی خوش حالی میں بدل گئی۔ (بخاری جلد ۱، ص ۱۳۰، ۱۳۱، ۵۰۶۱۴)

۵۔ حضور صلی علیہ وسلم کے لعاب مبارک ڈالے ہوئے پانی سے فائز العقل صحت یاب ہو گیا (مسند احمد جلد ۶، ص ۳۷۹، طبع بیروت)

آیت قرآنہ اور احادیث مبارکہ سے ثابت ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلا روائہ قحط، مرض اور الک کے دفع ہونے کا سبب بنایا، واقعہ حقیقی شخص اللہ تعالیٰ ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کمال عبدیت کے باعث عون الہی کا مظہر اتم و اکمل ہیں۔ اس اعتبار سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دفع البلاء والوباء والقحط والممرض والالام کہا گیا جس میں شریک کا کوئی شائبہ نہیں بلکہ یہ تو کمال عبدیت کا بلند مقام ہے۔

علم طبیبین سم الغلظت خازنہ یعنی خزانہ پختانے والا ہے، مضرب ہے، اور نفع ہے، نافع ہے، یعنی نفع پہنچانے والا ہے، توجیب ایک دوامی چیز ہے، نقصان پہنچانے والی ہے مجازی طور پر اسے ضار اور نافع کہہ سکتے ہیں تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مجازی طور پر نافع کہیں نہیں کہہ سکتے، ایک دوائی تو واقع و بار واقع مرض ہو، مگر پیار سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واقع البلاء والنوباء والقحط والممرض نہ ہوں یہ عجیب عقیدہ ہے حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو سرایا رحمت و برکت ہیں۔

مشہور غیر متفقہ مولوی محمد ابراہیم میرزا کوئی لکھتے ہیں۔

”اہل صلاحیت (صالح لوگوں) کے دم قدم کی برکت سے بیمار یوں اور آفتوں کا دور ہونا اور بارشوں کا بوقت ضرورت برسا اور رزق و مال میں افزائش امامیت یہ ضرور قہر اور آفات صحابہ و تابعین اور دیگر بزرگان دین کے واقعات

سے ثابت ہے اور یہ تواترات کی جنس سے ہے، اس سے انکار کی گنجائش نہیں“ لے

ربا یہ اعتراض کہ نماز میں پڑھا جانے والا درود درود بلا ہی اہی اصل اور صحیح درود ہے، اس کے علاوہ جتنے درود ہیں وہ سب من گھڑت اور بدعت ہیں۔

اس اعتراض کا تفصیلی جواب تو ہم نے اپنی کتاب انعامات درود شریف میں لکھ دیا ہے مختصر جواب یہ ہے کہ محدثین اور فقہار کرام علیہم السلام کو دیکھ کر انہوں نے اپنی کتابوں میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام مبارک کے ساتھ ”صلی اللہ علیہ وسلم“ یا کوئی اور مخصوص درود کے الفاظ لکھے ہیں مثلاً امام بخاری علیہ الرحمۃ نے جب حدیث لکھی تھی خال خال رسول اللہ کے لکھا صلی اللہ علیہ وسلم، حالانکہ یہ درود حضور صلی علیہ وسلم سے ثابت نہیں اور نہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اس درود کے پڑھنے کا ثبوت ملتا ہے بلکہ یہ درود صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابہ کرام کے کئی سو سال بعد لکھا جانے لگے، لہذا کسی نے آج تک یہ نہیں کہا کہ یہ درود انما توجہ و بدعت ہے بلکہ دن رات اسے پڑھتے ہیں، لکھتے ہیں، بولتے ہیں، بلکہ ایک بدعت لفظ ”تعلیم“ اور ”صح“ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کے ساتھ استعمال کرتے ہیں، اُس وقت انہیں نماز والا درود اور ایسی یاد نہیں آتا۔



درود تاج

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا

أَبِي نَبَاتٍ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا

مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ

مُحَمَّدٍ وَآلِهِ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا

وَالْبَرَقِ وَالْعَلَمِ دَافِعِ الْبَلَاءِ

وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالرَّضِ وَالْآلَمِ

وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالرَّضِ وَالْآلَمِ

وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالرَّضِ وَالْآلَمِ

إِسْمُهُ مَكْتُوبٌ مَرْفُوعٌ مَشْفُوعٌ

إِسْمُهُ مَكْتُوبٌ مَرْفُوعٌ مَشْفُوعٌ

مَنْقُوشٌ فِي اللُّوحِ وَالْقَلَمِ سَيِّدِ

مَنْقُوشٌ فِي اللُّوحِ وَالْقَلَمِ سَيِّدِ

الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ جِسْمُهُ مُقَدَّسٌ

الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ جِسْمُهُ مُقَدَّسٌ

مُعَظَّمٌ مَطَهَّرٌ مُنَوَّرٌ فِي الْبَيْتِ وَ

مُعَظَّمٌ مَطَهَّرٌ مُنَوَّرٌ فِي الْبَيْتِ وَ

الْحَرَمِ شَسِيسُ الصُّخَى بَدْرُ الدُّجَى

الْحَرَمِ شَسِيسُ الصُّخَى بَدْرُ الدُّجَى

صَدْرُ الْعُلَى نُورُ الْهَدَى كَهَمِ

صَدْرُ الْعُلَى نُورُ الْهَدَى كَهَمِ

الْوَرَى مَصْبَاحِ الظُّلَمِ جَبِيلِ الشَّيْطِ

وَرَا مَصْنُوبًا حَقَّظَ لَمْ يَجْزِ لِيْشَ لِيْشَ يَمْ

شَفِيعِ الْأُمَمِ صَاحِبِ الْجُودِ وَالْكَرَمِ

شَفِيعِ لِيْشَ الْأُمَمِ صَاحِبِ لِيْشَ الْجُودِ وَلِشَ كَرَمِ

وَاللَّهُ عَاصِمُهُ وَجِبْرِيلُ خَادِمُهُ

وَلِلَّهِ عَاصِمٌ هُوَ وَجِبْرِيلُ خَادِمٌ هُوَ

وَالْبُرَاقُ مَرْكَبُهُ وَالْمُعْرَاجُ سَفَرُهُ وَ

وَلِشَ بَرَّاقُ مَرْكَبُهُ هُوَ وَلِشَ مِعْرَاجُ سَفَرُهُ هُوَ

سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى مَقَامُهُ وَقَابُ قَوْسَيْنِ

سِدْرَتُنْ لِيْشَ مَقَامُهُ هُوَ وَقَابُ قَوْسَيْنِ لِيْشَ

مَطْلُوبُهُ وَالْمَطْلُوبُ مَقْصُودُهُ وَ

مَطْلُوبٌ هُوَ وَلِشَ مَطْلُوبٌ هُوَ مَقْصُودٌ هُوَ

الْمَقْصُودُ مَوْجُودُهُ سَيِّدِ الرُّسُلَيْنِ

مَقْصُودٌ مَوْجُودٌ هُوَ سَيِّدُ الرُّسُلَيْنِ لِيْشَ

خَاتِمِ النَّبِيِّينَ شَفِيعِ الْمُذْنِبِينَ آيِسِ

خَاتِمِ النَّبِيِّينَ لِيْشَ شَفِيعِ الْمُذْنِبِينَ لِيْشَ آيِسِ

الْغَرِيبِينَ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ رَاحَةً

لِيْشَ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ رَاحَةً لِيْشَ

الْعَاشِقِينَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِينَ شَمْسِ

عَاشِقِينَ لِيْشَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِينَ لِيْشَ شَمْسِ

الْعَارِفِينَ سِرَاجِ السَّالِكِينَ مِصْبَاحِ

عَارِفِينَ لِيْشَ سِرَاجِ السَّالِكِينَ مِصْبَاحِ

الْمُقَرَّبِينَ مُحِبِّ الْفُقَرَاءِ وَالْغُرَبَاءِ

مُقَرَّبِينَ لِيْشَ مُحِبِّ الْفُقَرَاءِ وَالْغُرَبَاءِ

وَالْمَسَاكِينَ سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ نَبِيِّ
 وَلَمْ يَسْأَلْهُنَّ سَمِيَّ بِي دُثْقَى كُنْ لِي نَدِي
 الْحَرَمَيْنِ إِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ وَسَيِّدَتِنَا
 بَيْنَ حَرَمَيْنِ إِمَامِ قِبْلَتَيْنِ وَسَيِّدَتِنَا
 فِي الدَّارَيْنِ صَاحِبِ قَابِ قَوْسَيْنِ
 فَدَاوَيْدَ صَاحِبِ قَابِ قَوْسَيْنِ
 مَحْبُوبِ رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبِّ
 مَجْجُوبِ رَبِّ بَنِي مُشْرِقَيْنِ وَرَبِّ بَنِي
 الْمَغْرِبَيْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ
 نَحْنُ رُبِّي بَنِي بَدْوٍ وَرُبِّي بَنِي
 مَوْلَانَا وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ الْحَبِ
 مَوْلَانَا وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ كُنْ لِي نَدِي

الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ نُورِ
 قَاسِمِ مُمْ حَمَّ مُمْ رُبِّي عِبْدِ اللَّهِ نُورِ
 مَنْ نُورِ اللَّهِ يَا أَيُّهَا الْمُشْتَاقُونَ
 بِرَّ مُمْ نُورِ رُبِّي لَاحَظُوا أَيُّ ثَمَرٍ تَمْتَنُونَ
 بِنُورِ جَمَالِهِ صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ
 بِنُورِ جَمَالِهِ صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ
 أَصْحَابِهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا
 أَصْحَابِ بَنِي وَصَلِّ لِمُؤْتَسِلِي نَمَاهُ

ترجمہ: یا اللہ درود بھیج ہمارے سردار اور آقا حضرت محمد صلی اللہ
 علیہ وسلم تاج والے، معراج والے، براق والے، علم والے
 پر، بلا، وبا، قحط، مرض دور کرنے والے پر، ان کا نام لکھا ہوا بلند
 کیا ہوا لوحِ دقلم میں شمع منقوش ہے۔ عرب و عجم کے سردار ہیں
 ان کا جسم بیتِ وحرم میں مقدس، معطر، مطہر، منور ہے۔ چاشت کے

آفتاب، اندھیرے کو دور کرنے والے، چودھویں کے ماہ منیر، بلندی کے حد
ہدایت کے نور، مخلوق کو پناہ دینے والے، اندھیروں کے چراغ، اچھی عبادت
والے، تمام امتوں کی شفاعت کرنے والے، صاحبِ جود و کرم، اللہ
کریم ان کا حافظ اور جبریل علیہ السلام ان کا خادم، براق ان کی سواری
اور معراج ان کا سفر، سدرة المنتہی مقام، قاب قوسین (قریب الہی) ان
کا مطلوب اور مطلوب ان کا مقصود اور مقصود ان کا موجود، تمام رسولوں
کے سردار، تمام نبیوں کے ختم کرنے والے، گناہگاروں کی شفاعت کرنے
والے، غربا سے انس رکھنے والے، تمام جہانوں کے لیے رحمت،
عاشقوں کی راحت، مشتاقوں کی مراد، عارفوں کے آفتاب، اللہ کی
راہ میں چلنے والوں کے لیے چراغ، مقررین کے لیے شیعہ فردزاں، فقیروں
غریبوں اور مسکینوں سے محبت کرنے والے، ثقلین کے سردار، عربین کے
بنی، دونوں قبلوں کے امام، دونوں جہانوں میں ہمارے ولی، قاب قوسین
والے، دونوں مشرق و درونوں مغربوں کے رب کے محبوب، امام حسن اور
امام حسین کے نانا، ہمارے آقا اور عثمان کے والی، ابوالقاسم محمد
بن عبداللہ، اللہ تعالیٰ کے نور کے نور، اسے اس کے جمال کے نور کا شہین
رکھے، والو، اس پر اس کی آل پر اس کے صحابہ پر درود بھیجا اور سلام عرض
کر دجیسا کہ سلام عرض کرنے کا حق ہے۔

دُرُودُ تَنْجِيْنَا

دُرُودُ تَنْجِيْنَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

الْحَاجَاتِ وَتُطَهَّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ
 حَاجَاتٍ وَتُكْثِرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ
 السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ
 سَيِّئَاتِنَا وَتَرْفَعُنَا بِهَا عَنْ ذِكْرِ
 أَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا أَقْصَى
 أَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا أَقْصَى
 الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ فِي
 غَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ فِي
 الْحَيَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ يَا أَرْحَمَ
 الرَّاحِمِينَ
 رَاحِ مَنِي نَ

ترجمہ

اے اللہ ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر
 اور ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود بھیج
 ایسا درود کہ اس کے وسیلہ سے تو ہمیں تمام خطرات و آفات سے بچا
 اور اس کے وسیلہ سے ہماری جملہ حاجتیں پوری کر دے اور اس کے
 وسیلہ سے تو ہمیں تمام گناہوں سے پاک کر دے اور اس کے ذریعہ
 سے اپنی جناب میں بلند درجات سے سرفراز فرما اور اس کے سبب
 سے ہماری انتہائی خواہشات زندگی اور موت کے بعد کی ہر قسم
 کی بھلائیوں تک پہنچا دے، اے تمام رحم کرنے والوں سے بڑھ
 کر رحم کرنے والے - ○

حکیم روح اللہ قادری لاہوری علیہ الرحمۃ جو صاحب کشف بزرگ
 تھے، فرمایا کرتے تھے کہ حضورِ آقا صاحب علیہ الرحمۃ کو درود بھیجنا (درود
 نجات) بھی بے حد پسند ہے۔

اے درود شریف نجات (بھیجنا) از حکیم روح اللہ قادری

نامشہ سردار علی احمد نال لاہور

شجرہ عالیہ سلسلہ حضرت وانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حمد و توصیف و تائش ہے خدا کے واسطے
کبریاۓ خالق ارض و سما کے واسطے
یا الہی حضرت خیر الانبیاء کے واسطے
سرور عالم محمد مصطفیٰ کے واسطے
حضرت شیر الہی بادشاہ مجسم و بر
چشمہ عرفاں علی المرتضیٰ کے واسطے
مخزن علم لدنی معدن علم و حیا
اس حسن بصری سراج الاولیاء کے واسطے
تاج فخر اولیائشاہنشاہ ملک مجسم
شیخ ماحضرت حبیب با خدا کے واسطے
مقتدائے دو جہان و ہادی راہ خدا
حضرت داؤد طائی با صفا کے واسطے
نیر برج ولایت آسمان معرفت
حضرت معروف کرخی بے ریا کے واسطے

شیخ عبد اللہ سرری نقوی کان حیا

بادشاہ اولیاء اتقیا کے واسطے
آفتاب چرخ عرفاں شیخ ابوالقاسم حید
مبہج ارشاد و درشد وابتدا کے واسطے
گوہر عمان وحدت مستزحم جو دو سخا
شیخ شبلی صاحب علم و حیا کے واسطے
دور کر رخ و الم دونوں جہاں کا یا خدا
شیخ ماحضرت علی حسری ہڈ کے واسطے
دو جہاں کی سروری تو بخش دے یا رب مجھے
اس ابو الفضل محتسب رہنما کے واسطے
کر کرم محمد دم علی بھیر دانا گنج بخش
مصطفیٰ و مرتضیٰ خیر النساء کے واسطے
عرص نفسانی سے دل کو پاک کر تو مہم
میرے مورث شیخ ہندی با خدا کے واسطے
کر غریق بحر وحدت دے در عرفاں مجھے
یعنی اس مسکین عاجز با خدا کے واسطے

حب دنیا اور دل کو بعد صد فرنگ ہو
 ادلیا۔ و مرتضیٰ و مصطفیٰ کے واسطے
 بادۂ عشق نبی کا نشہ آنکھوں میں رہے
 دل بنے قبیلہ نما خیر الوریٰ کے واسطے
 اتبارِ سنت نبوی رہے ہر دم مجھے
 ہوں نہ عازم ایک دم کو بھی خطا کے واسطے
 نور احمد شمع مروت و امین آل رسول
 لطف اپنا دے مجھے روز جزا کے واسطے
 زمرہ عشاق پیغمبر میں میرا حشر ہو
 متیقن و صالحین و انبیاء کے واسطے
 حق کسی کا ہو نہ گردن پر میری یوم تناد
 کر شہادت کا سپ میری فنا کے واسطے
 ان بزرگوں کا تصدق جو ہیں موصوف الصد
 بخش ایجاب شرف میری دعا کے واسطے
 یا الہی اب مصطفیٰ کو تو وہ انعام بخش
 شمس کی خواہش جو ہے وانا خدا کے واسطے